بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مذہب اہل السنت والجماعت احناف:

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے۔(الھدایہ ج1 ص 100،101)

مذہب غیر مقلدین:

نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے۔(نماز نبوی للالبانی ص77،بارہ مسائل از عبدالرحمن خلیق ص52)

اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے سے نماز نہیں ہوتی۔(قول حق از مولوی محمد حنیف فرید کوٹی ص21 بحوالہ مجموعہ رسائل ج1 ص325)

فائدہ:

اہل السنت والجماعت احناف کے ہاں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر، انگوٹھے اور چھنگلیا سے بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑتے ہوئے تین انگلیاں کلائی پر بچھا کر ناف کے نیچے رکھتے ہیں۔کتاب الآثار میں ہے:

قال محمد: و یضع بطن کفه الایمن علی رسغه الایسر تحت السرة فیکون الرسغ فی وسط الکف۔[کتاب الآثار بروایۃ محمد: جزءاول ص321 رقم120]

وقال العینی: واستحسن کثیر من مشایخنا..... بأن یضع باطن کفه الیمنی علی کفه الیسری ویحلق بالخنصر والإبهام علی الرسغ۔

[عمدۃ القاری: ج4 ص389 باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلاۃ]

یہ موقف ان دلائل سے ثابت ہے:

1: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی الله عنه قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ۔

(صحیح البخاری ج1 ص102 باب وضع الیمنی علی الیسریٰ)

2: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی الله عنه قَالَ: لَاَ نْظُرَنَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم كَيْفَ يُصَلِّيْ؟ قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ۔

(صحیح ابن حبان: ص577 رقم الحدیث 1860، سنن النسائی: ج1 ص141، سنن ابی داؤد ج1 ص105 باب تفریع استفتاح الصلوٰۃ)

3: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَا اَنْ نُؤَخِّرَ سُحُوْرَنَا وَنُعَجِّلَ فِطْرَنَا وَاَنْ نُمْسِكَ بِاَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِيْ صَلٰوتِنَا۔ (صحیح ابن حبان ص554.555 ذکر الاخبار عما یستحب للمرء، رقم الحدیث 1770)

4: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رضی الله عنه قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص322،321، وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3959)

دلائل اہل السنت والجماعت

قرآن مع التفسیر:

روی الامام الحافظ ابو بکر الاثرم قال حدثنا ابو الولید الطیالسی قال حدثنا حماد بن سلمة عن عاصم الجحدری عن عقبة بن صبهان سمع علیا یقول فی قول الله عزوجل ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ قال: وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ تحت السرة۔

(سنن الاثرم بحوالہ التمہید لابن عبدالبر: ج8 ص164 تحت العنوان: عبدالکریم بن ابی المخارق)

توثیقِ رواۃ:

1:امام ابو بکر الاثرم احمد بن محمد بن ہانی (م273ھ): ثقة، حافظ، له تصانیف.(تقریب التہذیب ص122رقم الترجمہ 103)

2:امام ابو الولید ہشام بن عبد الملک الباھلی الطیالسی (م227ھ): آپ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔" ثقة، ثبت"

(تقریب التہذیب ص603،رقم الترجمہ 7301)

3:حماد بن سلمہ (م167ھ): آپ صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں۔"شیخ الاسلام الحافظ صاحب السنة"

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص151،رقم الترجمہ 197)

4:امام عاصم الجحدری (م129ھ): ثقة. (الجرح والتعدیل للرازی ج6ص؛456،رقم الترجمہ 11176)

5:امام عقبہ بن صبہان(م75ھ او82ھ): آپ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے راوی ہیں۔" ثقة".(تقریب التہذیب ص425رقم 4640)

6:سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: صحابی رسول و داماد رسول ہیں۔

7:امام ابن عبد البر المالکی (م463ھ) آپ مشہور مالکی امام ہیں۔" شیخ الاسلام حافظ المغرب" (تذکرۃ الحفاظ ج3ص217)

تو یہ روایت "ثقة عن ثقة" سے مروی ہے۔لہذا اصول کی رو سے یہ حدیث بالکل صحیح ہے۔

اعتراض:

امام ابن عبد البر کی ولادت تقریباً سن 370 ہجری میں ہے اور امام ابو بکر الاثرم کی وفات سن 273 ہجری میں ہے، دونوں کے درمیان تقریباً 100 سال کا فاصلہ ہے تو یہ روایت منقطع ہوئی،لہذا حجت نہیں؟

جواب:

اولاً...... امام ابن عبد البر نے یہ روایت امام ابو بکر الاثرم کی کتاب سے نقل کی ہے اس کے لئے اتصال ضروری نہیں جس طرح آج کوئی شخص صحیح البخاری سے دیکھ کر روایت ذکر کرے۔

ثانیاً...... امام ابن عبد البر نے اپنی کتاب "التمہید" میں کئی مقامات پر امام ابو بکر الاثرم تک سند کو ذکر فرمایا ہے۔مثلاً ایک مقام پر آپ فرماتے ہیں:

اخبرنی عبد الله ابن محمد یحیی قال حدثنا عبد الحمید ابن احمد البغدادی قال حدثنا الخضر بن داؤد قال حدثنا ابو بکر الاثرم الخ

(التمہید لابن عبد البر: ج1ص78 تحت باب الف فی اسماء شیوخ مالک الذین روی عنہم حدیث النبی علیہ السلام–ابراہیم بن عقبۃ)

تو امام ابن عبد البر سے لے کر امام ابو بکر الاثرم تک سند کا اتصال بھی موجود ہے۔لہذا یہ روایت بالکل صحیح ہے۔

احادیث مرفوعہ:

حدیث نمبر1:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلاَةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3ص321،322، وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3959)

اعتراض:

اس روایت میں تحت السرہ کا لفظ مدرج ہے، احناف نے خود یہ لفظ بڑھایا ہے ابن ابی شیبہ کے کئی نسخوں میں یہ لفظ نہیں۔

جواب:

تحت السرہ کا لفظ کئی نسخوں میں موجود ہے۔

1: نسخہ امام قاسم بن قطلوبغا الحنفی (درہم الصرہ ص82)

2: نسخہ شیخ محمد اکرم نصرپوری (درہم الصرہ ص82)

3: نسخہ شیخ عبد القادر مفتی مکہ مکرمہ (درہم الصرہ ص82)

4: نسخہ شیخ عابد سندھی: اس کا عکس مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج3 میں موجود ہے۔

5: نسخہ قبہ محمودیہ (در الغرۃ ص24 بحوالہ تجلیات ج4 ص4)

6: امام محمد ہاشم سندھی فرماتے ہیں:

منها لفظة "تحت السرة" وقد وجدت هي في ثلاث نسخ من مصنف ابي بكر بن ابي شيبة (ترصیع الدرۃ ص4 و مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ)

ترجمہ: ان میں ایک لفظ "تحت السرۃ" ہے، میں نے خود یہ لفظ مصنف ابن ابی شیبہ کے تین نسخوں میں پایا ہے۔

7: شیخ محمد عوامہ کی زیر نگرانی مدینہ منورہ سے 26 جلدوں میں طبع ہونے والی مصنف ابن ابی شیبہ میں "تحت السرۃ" کے الفاظ موجود ہیں۔

(دیکھیے مصنف ابن ابی شیبۃ: ج3 ص320 تا 322)

8: نسخہ شیخ محمد مرتضیٰ الزبیدی: اس کا عکس ملاحظہ ہو مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج3

9: نسخہ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ فیصل آباد: (ج1 ص427 رقم 6 باب وضع الیمین علی الشمال)

لہذا "تحت السرۃ" کا لفظ مدرج نہیں بلکہ ابن ابی شیبہ کے اکثر نسخوں میں ثابت ہے۔

حدیث نمبر 2:

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ- صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ- تَعْجِيْلُ الْإِفْطَارِ وَ تَاخِيْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ. (مسند زید بن علی ص: ص219 باب الافطار. رقم الحدیث 300)

فائدہ: یہ سند اہل بیت کی سند ہے۔

حدیث نمبر 3:

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ السُّوَائِيِّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضْعُ الْأَيْدِي عَلَى الْأَيْدِي تَحْتَ السُّرَرِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص324، وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3966)

فائدہ: صحابی جب "سنت" کا لفظ مطلق بولے تو مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہوتی ہے۔ تصریحات ملاحظہ ہوں:

1: قال ابن الصلاح: وهكذا قول الصحابي: (من السنة كذا) فالأصح أنه مسند مرفوع لأن الظاهر أنه لا يريد به إلا سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم. (مقدمۃ ابن الصلاح: ص28)

2: قال الشافعي رضي الله عنه: واصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لا يقولون بالسنةِ والحقِّ الا لسُنةِ رسولِ لله صلى الله عليه وسلم. (کتاب الام ج1 ص479)

3: وقال العيني: قول علي (ان من السنة) هذا اللفظ يدخل في المرفوع عندهم وقال أبو عمر في التفصي واعلم أن الصحابي إذا أطلق اسم السنة فالمراد به سنة النبي صلى الله عليه وسلم. (عمدۃ القاری ج4 ص389)

4: قال جمال الدين الزيلعي: وَاعْلَمْ أَنَّ لَفْظَةَ السُّنَّةِ يَدْخُلُ فِي الْمَرْفُوعِ عِنْدَهُم (نصب الرایۃ: ج1 ص393 باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلاۃ)

5: مبشر احمد ربانی غیر مقلد لکھتے ہیں: اور یہ بات اصول حدیث میں واضح ہے کہ جب صحابی کسی امر کے بارے میں کہے کہ یہ سنت ہے تو اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی ہوتی ہے۔(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج2 ص142)

شبہ:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی عبد الرحمن بن اسحاق الکوفی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

جواب نمبر1:

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کسی حدیث سے مجتہد استدلال کرلے وہ حدیث صحیح شمار ہوتی ہے:

1: علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

المجتهد اذا استدل بحديث كان تصحيحاً له. (التحریر لابن الہام بحوالہ رد المحتار: ج7 ص83)

2: علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقد احتج بهذا الحديث احمد وابن المنذر وفي جزمهما بذالك دليل على صحته عندهما.

(التلخیص الجبیر لابن حجر، ج 2، ص143 تحت رقم الحدیث 807)

3: محدث وفقیہ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

في جزم كل مجتهد بحديث دليل على صحته عنده. (قواعد فی علوم الحدیث، ص58)

اس اصول کے تحت درج ذیل ائمہ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جو دلیل ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔

1: امام اسحاق بن راہویہ م238ھ (الاوسط لابن المنذر ج3 ص94)

2: امام احمد بن حنبل م241ھ (مسائل احمد بروایۃ ابی داود ص31)

3: امام ابو جعفر الطحاوی م321ھ (احکام القرآن للطحاوی ج1 ص187)

4: امام ابو بکر الجصاص الرازی م370ھ (احکام القرآن ج3 ص476)

5: امام ابو الحسین القدوری م428ھ (التجرید للقدوری ج1 ص479 باب وضع الیدین فی الصلاۃ)

6: امام ابو بکر السرخسی م490ھ (المبسوط للسرخسی ج1 ص24)

7: امام ابو بکر الکاسانی م578ھ (بدائع الصنائع ج1 ص469)

8: امام المرغینانی م593ھ (الہدایہ ج1 ص86)

9: علامہ ضیاء الدین المقدسی م643ھ (الاحادیث المختارہ ج3 ص387، 386)

10: امام ابو محمد المنبجی م686ھ (اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب: ج1 ص247)

11: علامہ ابن القیم م751ھ (بدائع الفوائد: ج3 ص73)

جواب نمبر2:

زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں: روایت کی تصحیح وتحسین اس کے ہر ہر راوی کی توثیق ہوتی ہے۔(مقدمہ جزء رفع یدین: ص14 مترجم)

ہم ان محدثین وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے ان احادیث کو "صحیح" یا "حسن" کہا ہے جن میں راوی مذکور عبد الرحمن بن اسحاق ہے، تو مذکورہ قاعدہ کی رو سے یہ اس راوی کی توثیق ہو گی۔

1: امام ترمذی:حسن(جامع الترمذی رقم 3563)

2: امام حاکم:صحیح الاسناد(مستدرک حاکم رقم 1973 کتاب الدعاء والتکبیر)

3: امام ذہبی: صحیح الاسناد(مستدرک حاکم رقم 1973 کتاب الدعاء والتکبیر)

4: امام ضیاء الدین مقدسی: اخرج عنہ(الاحادیث المختارہ ج3 ص387،386)

تنبیہ: علی زئی صاحب کے نزدیک ضیاء مقدسی کا کسی حدیث کی تخریج کرنا اس حدیث کی صحت کی دلیل ہے۔(تعداد رکعت قیام رمضان ص23)

5:ناصر الدین البانی غیر مقلد: حسن(جامع الترمذی رقم 3563،باحکام الالبانی)

6:خود زبیر علی زئی نے عبد الرحمٰن بن اسحاق کی ایک روایت کو "حسن" کہا ہے۔(جامع الترمذی: تحت رقم 3563،باحکام علی زئی)

جواب نمبر3:

غیر مقلدین حضرات امام عبد الرحمٰن بن اسحاق پر جرح تو نقل کرتے ہیں لیکن جن محدثین نے ان کی تعدیل وتوثیق کی ہے ان کا ذکر نہیں کرتے، لیجیے ان کی تعدیل وتوثیق پیش خدمت ہے:

1:امام احمد بن حنبل:صالح الحدیث۔(مسائل احمد بروایۃ ابی داؤد ص31)

یاد رہے کہ "صالح الحدیث" الفاظِ تعدیل میں شمار کیا گیا ہے(قواعد فی علوم الحدیث ص249)

2:امام عجلی: ذکرہ فی الثقات۔(معرفۃ الثقات ج2 ص72)

3:امام ترمذی:اس کی حدیث کو "حسن" کہا۔(ترمذی رقم 3563)

4:امام مقدسی:اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا۔(الاحادیث المختارہ ج3 ص387،386)

5:امام بزار:صالح الحدیث(مسند بزار تحت حدیث رقم 696)

6:محدث عثمانی:اس کی حدیث "حسن" درجہ کی ہے۔(اعلاء السنن ج2 ص193)

یاد رہے کہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس راوی پر جرح بھی ہو اور محدثین نے اس کی تعدیل وتوثیق بھی کی ہو تو اس کی حدیث "حسن" درجہ کی ہوتی ہے۔(قواعد فی علوم الحدیث:ص75)

تو اصولی طور پر یہ راوی حسن الحدیث درجے کا ہے، ضعیف نہیں۔لہذا یہ روایت صحیح وحجت ہے اور اعتراض باطل ہے۔

حدیث نمبر4:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ النُّبُوَّۃِ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاْخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْیَدِالْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْریٰ فِی الصَّلٰوۃِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔ (الجوہر النقی علی البیہقی ج2 ص32)

شبہ:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس روایت کے ایک راوی سعید بن زَرْبی پر جرح ہے۔لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب:

اولاً...... سعید بن زَرْبی پر اگرچہ کلام کیا گیا ہے لیکن شاہد اور مؤیدات کی بناء پر یہ روایت صحیح شمار ہو گی۔

شاہد: عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ: قَالَ ثَلَاثٌ مِّنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ- صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہُ عَلَیْھِمْ- تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَ تَاْخِیْرُ السُّحُوْرِ وَوَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔ (مسند زید بن علی ص204،205،باب الافطار)

ثانیاً...... اس روایت کی معنوی تائید حدیثِ علی رضی اللہ عنہ اور حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے۔

(دیکھیے: مصنف ابن ابی شیبۃ، باب وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3966، رقم الحدیث 3959)

ثالثاً...... جامع الترمذی کی ایک روایت کو ناصر الدین البانی صاحب غیر مقلد نے "صحیح" قرار دیا ہے اور اس میں یہی سعید بن زربی موجود ہے۔

(دیکھیے جامع الترمذی باحکام الالبانی: رقم 3544، باب خلق اللہ مائۃ رحمۃ، مکتبہ شاملہ)

خلاصہ یہ کہ یہ روایت مؤیدات اور شاہد کی بناء پر صحیح ہے۔ وللہ الحمد

احادیث موقوفہ:

1: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(سنن ابی داؤد: ج 1 ص 117 باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلوۃ)

2: عن ابی جحیفة عن علی قال ان من السنة فی الصلوة المکتوبة وضع الایدی علی الایدی تحت السرة۔

(الاحادیث المختارہ ج 2 ص 387 رقم الحدیث 772)

3: عن ابی جحیفة عن علی قال ان من السنة فی الصلوة وضع الاکف علی الاکف تحت السرة۔

(الاحادیث المختارہ ج 2 ص 386، 387 رقم الحدیث 771)

4: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَخْذُ الْأَكُفِّ عَلَى الْأَكُفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

(سنن ابی داود ج 1 ص 117، التمہید لابن عبد البر: ج 8 ص 164)

احادیث مقطوعہ:

1: امام ابراہیم نخعی کے متعلق آتا ہے کہ:

انه کان یضع یده الیمنی علی یده الیسری تحت السرة۔

(کتاب الآثار بروایۃ الامام محمد: جزء 1 ص 323 رقم الحدیث 121، مصنف ابن ابی شیبہ ج 3 ص 322 رقم 3960)

2: امام ابو مجلز:

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الحَجَّاجُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ، أَوْ سَأَلْتُهُ، قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِينِهِ عَلَى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهِ، وَيَجْعَلُهَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ. (مصنف ابن ابی شیبہ ج 3 ص 323 رقم الحدیث 3963)

ائمہ مجتہدین:

1: امام اعظم فی الفقہاء امام ابو حنیفہ تابعی رحمہ اللہ (کتاب الآثار بروایت امام محمد ص 24)

2: امام سفیان ثوری: ثم یضع یده الیمنی علی رسغ الید الیسریٰ تحت السرة۔ (فقہ سفیان ثوری ص 561)

3: امام ابو یوسف القاضی (احکام القرآن للطحاوی ج 1 ص 185)

4: امام محمد بن حسن الشیبانی فرماتے ہیں:

ینبغی للمصلی اذا قام فی صلواته ان یضع باطن کفه الیمنی علی رسغ الیسریٰ تحت السرة۔ (موطا امام محمد ص 160)

5: امام اسحاق بن راہویہ (شرح مسلم للامام النووی ج 1 ص 173)

6: امام احمد بن حنبل: وان کانت تحت السرة فلا باس به۔ (التمہید ج 8 ص 162 تحت العنوان: عبد الکریم بن ابی المخارق)

غیر مقلدین کا ایک عمومی شبہ:

احناف ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کو سنت کہتے ہیں لیکن ان کی عورتیں خلاف سنت نماز پڑھتی ہیں کیونکہ وہ سینہ پر ہاتھ باندھتی ہیں۔

جواب:

عورت کے بارے میں فقہاء کا اجماع ہے کہ وہ قیام کے وقت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی اور اجماع مستقل دلیل شرعی ہے۔

1: امام ابوالقاسم ابراہیم بن محمد القاری الحنفی السمرقندی (م بعد 907) لکھتے ہیں:

وَالْمَرْاَۃُ تَضَعُ [یَدَیْھَا] عَلٰی صَدْرِھَا بِالْاِتِّفَاقِ. (مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق: ص153)

2: سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمہ اللہ (م1014ھ) فرماتے ہیں:

وَالْمَرْاَۃُ تَضَعُ [یَدَیْھَا] عَلٰی صَدْرِھَا اِتِّفَاقًا لِاَنَّ مَبْنٰی حَالِھَا عَلَی السَّتْرِ. (فتح باب العنایۃ: ج1 ص243 سنن الصلوۃ)

3: علامہ عبدالحئی لکھنوی رحمہ اللہ (م1304ھ) لکھتے ہیں:

وَاَمَّا فِیْ حَقِّ النِّسَاءِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰی اَنَّ السُّنَّۃَ لَھُنَّ وَضْعُ الْیَدَیْنِ عَلَی الصَّدْرِ لِاَنَّھَا مَا اَسْتَرُ لَھَا. (السعایۃ ج2 ص156)

غیر مقلدین کے دلائل کا علمی جائزہ

[۱]: عن ابی الْحَرِیْشِ الْکِلَابِیِّ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْجَحْدَرِیُّ عَنْ أَبِیهِ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ صُھْبَانَ کَذَا قَالَ إِنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ فِی ھَذِہِ الآیَۃِ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ: وَضْعُ یَدِہِ الْیُمْنٰی عَلٰی وَسْطِ یَدِہِ الْیُسْرٰی، ثُمَّ وَضْعُھُمَا عَلٰی صَدْرِہِ.
(السنن الکبریٰ للبیہقی ج2 ص30)

جواب:

اس روایت کی سند میں ایک راوی ابوالحریش الکلابی ہے جو کہ مجہول ہے اسی وجہ سے زبیر علی زئی نے لکھا ہے:

”ابوالحریش کا ثقہ وصدوق ہونا ثابت نہیں ہماری تحقیق میں یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔“ (الحدیث شمارہ نمبر7 ص33)

[۲]: أَخْبَرَنَا أَبُو زَکَرِیَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ یَعْقُوبَ بْنِ الْبُخَارِیِّ أَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْمُسَیَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ النُّکْرِیُّ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِي قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) قَالَ: وَضْعُ الْیَمِینِ عَلَی الشِّمَالِ فِي الصَّلَاۃِ عِنْدَ النَّحْرِ. (السنن الکبریٰ للبیہقی: ج2 ص31)

جواب:

اس روایت کی سند میں کئی راوی ایسے ہیں جو سخت ضعیف و مجروح ہیں:

1: یحیی بن ابی طالب

ان کے متعلق ائمہ کے اقوال درج ذیل ہیں:

1: قال موسی بن ھارون: اشھد انہ یکذب. (تاریخ بغداد ج12 ص203 رقم الترجمہ 7513)

2: قال الآجری: خط ابو داود سلیمان بن الاشعث علی حدیث یحییٰ بن ابی طالب.

(تاریخ بغداد ج12 ص203، لسان المیزان ج6 ص263)

2: روح بن المسیب

ان کے متعلق ائمہ کی آراء یہ ہیں:

1: قال ابن حبان: یروی عن الثقات الموضوعات ویقلب الاسانید ویرفع الموضوعات لاتحل الروایۃ عنہ۔

(کتاب الضعفاء والمتروکین ابن جوزی ج1ص289 رقم الترجمہ 1251)

2: قال ابن عدی: احادیث غیر محفوظ۔ (الکامل فی الضعفاء ج3ص58 رقم الحدیث 664)

3: عمرو بن مالک النکری

اس کے متعلق ائمہ کی یہ آراء ہیں:

1: قال ابن عدی: منکر الحدیث عن الثقات ویسرق الحدیث ضعفہ ابو یعلی الموصلی۔

(کتاب الضعفاء والمتروکین ابن جوزی ج2ص231 رقم الترجمہ 2575)

2: قال الحافظ ابن حجر: عمرو بن مالک یخطی ویغرب۔ (تہذیب التہذیب ج5ص86، رقم الترجمہ 6014)

3: ذکرہ الذہبی فی الضعفاء۔ (المغنی فی الضعفاء ج2ص151)

4: قال ابن عدی: ولعمرو غیرہ ذکرت احادیث منا کیر بعضھا سرقھا من قوم ثقات۔ (الکامل لابن عدی ج6ص258-259)

لہذا یہ روایت سخت ضعیف ہے جو کہ صحیح روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

[۳]: أخبرنا أبو طاھر نا أبو بکر نا أبو موسی نا مؤمل نا سفیان عن عاصم بن کلیب عن أبیہ عن وائل بن حجر قال: صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری علی صدرہ.

(صحیح ابن خزیمۃ: ج1ص272، رقم الحدیث 479 باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)

جواب نمبر 1:

اس کی سند میں ایک راوی "مؤمل بن اسماعیل" ہے جن پر بہت سارے ائمہ جرح وتعدیل نے کلام کیا ہے۔ ائمہ کی آراء ملاحظہ ہوں:

1: امام بخاری: منکر الحدیث۔

(المغنی فی الضعفاء للذھبی: ج2ص446، میزان الاعتدال للذھبی: ج4ص417، تہذیب التہذیب لابن حجر: ج6ص489)

2: امام ابوزرعہ الرازی: فی حدیثہ خطاء کثیر۔ (میزان الاعتدال: ج4ص417 رقم 8445)

3: امام ابن حبان: ربما اخطأ۔ (تہذیب التہذیب: ج6ص489 رقم 2877)

4: امام ابن سعد: کثیر الغلط۔ (الطبقات الکبریٰ: ج5ص501)

5: امام عبد الباقی بن قانع البغدادی: یخطی۔ (تہذیب التہذیب: ج6 ص 490 رقم 8277)

6: امام ذہبی: ذکرہ فی الضعفاء۔ (المغنی فی الضعفاء ج2ص446)

7: امام ابو حاتم الرازی: صدوق کثیر الخطاء۔ (الجرح والتعدیل: ج8ص427 رقم 15016)

8: امام زکریا بن یحییٰ الساجی: کثیر الخطاء لہ اوھام یطول ذکرھا۔ (تہذیب التہذیب: ج6 ص 490 رقم 8277)

9: امام محمد بن نصر المروزی: فإن ھذا حدیث لم یروہ عن حماد بن زید غیر المؤمل وإذا انفرد بحدیث وجب أن توقف ویتثبت فیہ لأنہ کان سیئ الحفظ کثیر الغلط۔ (تعظیم قدر الصلاۃ للمروزی: ص574)

10: یعقوب بن سفیان الفارسی: أن حدیثہ لا یشبہ حدیث أصحابہ، حتی ربما قال: کان لا یسعہ أن یحدث وقد یجب علی أھل

العلم أن يقفوا عن حديثه، ويتخففوا من الرواية عنه، فإنه منكر يروي المنا كير عن ثقات شيوخنا، وهذا أشد.

(کتاب المعرفۃ والتاریخ: ج3ص492)

11: امام دار قطنی: کثیر الخطاء. (سوالات الحاکم للدار قطنی: 492)

12: امام احمد بن حنبل: مؤمل کان یخطئی (سوالات المروزی: 53)

13: حافظ ابن حجر العسقلانی: صدوق سیئ الحفظ. (تقریب التہذیب: 7029رقم 584)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: مؤمل بن إسماعيل في حديثه عن الثوري ضعف. (فتح الباری: ج9ص297) کثیر الخطأ. (ج13ص42)

اور یہ روایت بھی مؤمل عن الثوری کے طریق سے مروی ہے۔

14: علامہ ابن الترکمانی: دفن کتبہ فکان یحدث من حفظہ فکثر خطاءہ. (الجوہر النقی: ج2ص30)

15: علامہ نور الدین الہیثمی: آپ نے مجمع الزوائد میں مختلف مقام پر مؤمل پر کلام کیا ہے، چند یہ ہیں:

ضعفه البخاري. (تحت ح6532 باب کراہیۃ شراء الصدقۃ لمن تصدق بھا)

ضعفه البخاري وغيره. (تحت ح7385 باب نکاح المتعۃ)

ضعفه الجمهور. (تحت ح8068 باب فی حمر الاھلیۃ)

ضعفه جماعة. (تحت ح8563 باب ماجاء فی الصباغ)

ضعفه البخاري وغيره. (تحت ح8917 باب الخلفاء الاربعۃ)

علامہ الہیثمی کے اس مجموعی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک مؤمل بن اسماعیل "ضعیف عند الجمہور" ہے۔

حتی کہ خود غیر مقلدین نے بھی اس پر کلام کیا یا دیگر حضرات کا کلام نقل کیا۔ چنانچہ ناصر الدین البانی صاحب نے اس پر جرح کی اور کہا:

ضعيف لسوء حفظه و كثرة خطإه. (سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ: ج2ص293)

اور اس سند کے بارے میں کہا: اسناده ضعيف لان مؤملا وهو ابن اسماعيل سيئ الحفظ.

(حاشیہ ابن خزیمہ ج1ص272 باب فی الخشوع فی الصلاۃ)

نیز محمد عبد الرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد نے امام بخاری اور حافظ ابن حجر کا کلام نقل کر کے اس کا مؤمل کا ضعیف ہونا ثابت کیا۔

(دیکھیے تحفۃ الاحوذی: ج6ص67)

عبد الرؤف بن عبد الحنان سندھو غیر مقلد نے لکھا:

"یہ سند ضعیف ہے کیونکہ مؤمل بن اسماعیل سئی الحفظ ہے جیسا کہ ابن حجر نے تقریب (۲/ ۹۰) میں کہا ہے۔ ابو زرعہ نے کہا ہے کہ یہ بہت غلطیاں کرتا ہے۔ امام بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے۔ ذہبی نے کہا ہے کہ یہ حافظ عالم ہے مگر غلطیاں کرتا ہے۔ میزان (۴/ ۲۲۸)"

(القول المقبول فی شرح وتعلیق صلاۃ الرسول از عبد الرؤف بن عبد الحنان غیر مقلد: ص340)

جواب نمبر2:

اس روایت کے راوی امام سفیان ثوری ہیں جو خود ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں۔ (فقہ سفیان الثوری ص561)

اور جب راوی کا اپنا عمل اپنی روایت کے خلاف ہو تو وہ روایت قابل عمل نہیں ہوتی کیونکہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے:

عمل الراوي بخلاف روايته بعد الرواية مما هو خلاف بيقين يسقط العمل به عندنا. (المنار مع شرحہ ص190)

لہذا یہ روایت ساقط العمل ہے۔

[۴]: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَرَأَيْتُهُ قَالَ يَضَعُ هَذِهِ عَلَى صَدْرِهِ. (مسند احمد ج16 ص152 رقم 21864)

جواب نمبر 1:

اولا........ اس میں ایک راوی سماك بن حرب ہے جس پر بہت سارے ائمہ نے کلام کیا ہے۔

1: امام شعبہ بن الحجاج: كان شعبة يضعفه. (تاریخ بغداد: ج7 ص272 رقم الترجمۃ 4791)

2: امام احمد بن حنبل: سماك مضطرب الحديث. (الجرح والتعدیل: ج4 ص279)

3: امام صالح جزرہ: يضعف. (میزان الاعتدال ج2 ص216)

4: محمد بن عبد اللہ بن عمار الموصلی: يقولون انه كان يغلط ويختلفون في حديثه. (تاریخ بغداد: ج7 ص272 رقم 4791)

5: امام عبد اللہ بن المبارک: سماك ضعيف في الحديث. (تہذیب الکمال: ج8 ص131، تہذیب ج3 ص67)

6: امام عبد الرحمٰن بن یوسف بن خراش: في حديثه لين. (تاریخ بغداد: ج7 ص272 رقم 4791)

7: امام ابن حبان: يخطئ كثيراً. (تہذیب ج3 ص67-68، کتاب الثقات: ج4 ص339)

8: امام سفیان الثوری: كان الثوري يضعفه بعض الضعف. (تاریخ الثقات: رقم 621، تاریخ بغداد: ج9 ص216)

9: امام بزار: وكان قد تغير قبل موته. (تہذیب ج3 ص68)

10: امام عقیلی: ذكره في الضعفاء. (الضعفاء الکبیر للبیہقی ج2 ص178)

11: امام ذہبی: ذكره في الضعفاء. (المغنی للذہبی ج1 ص448)

12: امام ابن الجوزی: ذكره في الضعفاء. (الضعفاء والمتروکین لابن جوزی ج2 ص26)

13: امام نسائی: وَسِمَاكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَكَانَ يَقْبَلُ التَّلْقِينَ. (سنن النسائی: تحت ح5693 باب ذکر الأخبار التي اعتل بها من أباح شراب السكر)

ایک مقام پر فرمایا: اذا انفرد بأصل لم يكن بحجة لانه كان يلقن فيتلقن.

(میزان الاعتدال ج2 ص216، تحفۃ الاشراف للمزی: ج5 ص137، 138)

14: امام ابو القاسم الکعبی م319ھ نے سماک کو "باب فيه ذكر من رموه بانه من اهل البدع واصحاب الاهواء" کے تحت ذکر کیا ہے۔

(دیکھئے قبول الاخبار و معرفۃ الرجال ج2 ص381-390)

ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ سماك بن حرب جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

ثانیاً......... علی زئی غیر مقلد نے ایک مقام پر لکھا:

"جو راوی کثیر الخطاء، کثیر الاوہام، کثیر الغلط اور سئی الحفظ ہو اس کی منفرد حدیث ضعیف ہوتی ہے۔" (نور العینین: ص63)

اور سماک بن حرب بھی ضعیف، مضطرب الحدیث، خطاکار، لیس بالقوی (کما تقدم) ہونے کے ساتھ ساتھ بقول امام نسائی جب کسی روایت میں منفرد ہو تو حجت نہیں۔ (میزان الاعتدال ج2 ص216، تحفۃ الاشراف للمزی: ج5 ص137، 138)

اور اس روایت میں یہ منفرد ہے۔ لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے اور تحت السرہ والی صحیح روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

جواب نمبر 2:

حدیث ھلب طائی درج ذیل کتب میں کئی طرق سے موجود ہے:

1: مصنف ابن ابی شیبہ (ج3 ص317 باب وضع الیمین علی الشمال. رقم الحدیث 3955)

2: مسند احمد بن حنبل (ج16 رقم الحدیث 21865، 21866، 21868، 21871، 21872، 21873)

3: مسند احمد بن منیع (بحوالہ اتحاف الخیرۃ المہرۃ: ج2 ص402 رقم الحدیث 1803)

4: سنن الترمذی (ج1 ص59 باب ماجاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)

5: مختصر الاحکام للطوسی (ص107 باب ماجاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)

6: سنن ابن ماجہ (ج1 ص58 باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)

7: سنن الدارقطنی (ج1 ص288 باب فی اخذ الشمال بالیمین فی الصلاۃ)

8: السنن الکبریٰ للبیہقی (ج2 ص29 باب وضع الید الیمنی علی الیسری فی الصلاۃ)

9: التمہید لابن عبد البر (ج8 ص160 تحت العنوان: عبد الکریم بن ابی المخارق)

10: الاستذکار لابن عبد البر (ج2 ص290)

11: شرح السنۃ للبغوی (ج2 ص193 رقم الحدیث 571)

12: التحقیق لابن الجوزی (ج1 ص338 رقم الحدیث 435)

لیکن ان میں کسی بھی طریق میں "علی صدرہ" کے الفاظ نہیں ہیں۔ ثابت ہوا کہ مسند احمد کی مذکورہ روایت میں یہ الفاظ سماک بن حرب (ضعیف) کی وجہ سے زائد ہوئے ہیں جو کہ صحیح روایات کے مقابلے میں حجت نہیں۔

[۵]: عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلَى صَدْرِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ.

(صلاۃ الرسول از صادق سیالکوٹی: ص188، رسول اکرم کی نماز از اسماعیل سلفی: ص67 بحوالہ مراسیل ابی داؤد)

جواب نمبر 1:

اس کی سند میں ایک راوی "سلیمان بن موسیٰ" ہے۔ اس پر بہت سے ائمہ نے زبردست جرح کی ہے۔

1: امام بخاری: عندہ مناکیر۔ (الضعفاء الصغیر للبخاری ص55، 56)

2: امام نسائی: لیس بالقوی فی الحدیث (الضعفاء والمتروکین للنسائی ص186)

3: امام عقیلی: ذکرہ فی الضعفاء۔ (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج2 ص140)

4: امام ابو حاتم الرازی: فی حدیثہ بعض الاضطراب۔ (الجرح والتعدیل: ج4 ص135 رقم 5734)

5: امام ذہبی: ذکرہ فی الضعفاء۔ (المغنی فی الضعفاء ج1 ص445)

6: حافظ ابن حجر: فی حدیثہ بعض لین وخولط قبل موتہ بقلیل (تقریب: ص289 رقم 2616)

7: امام علی بن المدینی: سلیمان بن موسی مطعون علیہ (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج2 ص140)

لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب نمبر 2: (الزامی) یہ روایت مرسل ہے اور مرسل غیر مقلدین کے ہاں ضعیف ہوتی ہے۔ لہذا اس کو پیش کرنا خود غیر مقلدین کے اصول پر بھی درست نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زبیر علی زئی غیر مقلد نے اس روایت کے متعلق لکھا ہے: "ہمارے نزدیک یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔" (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام: ص24 از علی زئی)